حکمت عملی مومن کا گمشدہ خزانہ ہے :

نام : محمد ایاز

درجہ : خامسہ

Date 09-10-2017

3 چیزیں سوچ سمجھ کر اٹھاؤ

1۔ قسم

2۔ قلم

3۔ قدم

جامعۃ المدینہ

الفوز الکبیر

نفرت سے بچیں

محبت سے جیت لو

0312-8065131

۱۹ محرم الحرام 1439ھ — 09-10-2017ء

سوال ۱: صاحب فوز الکبیر کے حالات رقم طراز کریں؟

جواب: نام :- احمد :-

کنیت :- ابو عبد العزیز :-

لقب :- قطب الدین ، ولی اللہ :-

والد کا نام :- عبد الرحیم :-

تاریخ پیدائش :-
4 شوال المکرم 1114ھ
10 فروری 1703ء
ضلع مظفر نگر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔

تاریخ وفات :-
24 محرم الحرام 1176ھ
20 اگست 1762ء
ہفتہ کے دن ظہر کے وقت وفات پائی۔

دہلی میں مہندیوں کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

تعلیم اور بچپن کے حالات :-
5 سال کی عمر میں آپ نے

تعلیم شروع کی۔ اور 7 سال کی عمر میں نماز اور
روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ اور اسی سال آپ نے قرآن
کریم کا حفظ مکمل کر لیا۔ ساتویں سال کے آخر میں
آپ نے فارسی اور عربی کے ابتدائی رسائل پڑھنا
شروع کئے۔ اور ایک سال میں انکو مکمل کیا۔ اسکے
بعد آپ نے صرف اور نحو کیطرف توجہ فرمائی۔
صرف اور نحو سے فراغت کے بعد علوم عقلیہ اور
علوم نقلیہ کیطرف متوجہ ہوئے۔ اور 15 سال
کی عمر میں تمام متداول درسی علوم سے فارغ ہو
کر درس و تدریس کا آغاز فرمایا۔ 16 سال کی عمر
میں شادی کی۔ اور 17 سال کی عمر میں اپنے والد کے
ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک

ہوئے۔ 17 سال کے تھے کہ آپکے والد ماجد کا انتقال

ہو گیا۔ اسکے بعد تقریباً 12 سال تک دہلی میں

درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

اولاد:۔

آپکے 4 بیٹے تھے:۔ جنکے نام درج ذیل ہیں

1۔ شاہ عبد العزیز 2۔ شاہ رفیع الدین

3۔ شاہ عبد القادر 4۔ شاہ عبد الغنی

اسکے علاوہ شاہ اسماعیل شہید آپکے پوتے تھے۔

تصانیف:۔

1۔ ترجمہ الفرقان الحمید

2۔ تاویل الاحادیث 3۔ المصفیٰ 4۔ المسوّٰی

5۔ حجۃ اللہ البالغۃ 6۔ الفوز الکبیر 7۔ الارشاد

8۔ عقد الجید 9۔ المقدمۃ السنیۃ 10۔ الانصاف

س 2: تفسیر کی تعریف، موضوع، غرض و غایت اور علم تفسیر کے فضائل تحریر کریں؟

جواب

لغوی معنی:-
واضح کرنا، بیان کرنا:-

اصطلاحی تعریف:-
علم تفسیر وہ علم ہے جسمیں قرآن مجید کے متعلق بحث کی جائے اس حیثیت سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مراد پر دلالت کرے بشر طاقت کے مطابق:-

موضوع:-
اللہ تعالیٰ کے کلام کی مراد کو جاننا:-

غرض:-
اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو لینا اور مضبوط گرہ کو پکڑنا ہدایت ابدی تک پہنچنا:-

فضائل:-
1- اللہ تعالیٰ نے اس کلام کی خود کفالت کی۔

قال اللہ تعالیٰ :- ثم إن علينا بيانه :
(القيامة : ١٩)

2- قرآن کریم کی تفسیر کا حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا :- اور سرکار علیہ السلام مفسر ثانی ہیں۔

دلیل :- قوله تعالیٰ :- وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون۔
(النحل : 44)

3- سرکار علیہ السلام نے اپنے چچا کے بیٹے عبد اللہ بن عباس کیلئے دعا فرمائی :- وہ دعا یہ ہے۔
"اللهم علمه الكتاب" :

4- لوگوں میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے :-

س 3: تفسیر اور تاویل میں فرق اور تفسیر بالرائے کا حکم تحریر کریں؟

Scanned by CamScanner

جواب

تفسیر اور تأویل میں فرق :-

اسکے بارے میں "2" مذھب ہیں :-

عند المتقدمین :-

تفسیر اور تأویل ایک ہی چیز ہیں :-

عند المتأخرین :-

امام ابو منصور ماتریدی نے فرمایا :-

تفسیر سے مراد لفظ کی مراد کو بیان کرنا اور گواہ ہونا

کہ بیشک اس لفظ سے اللہ کی مراد یہی ہے۔

اور اگر دلیل قائم ہو جائے تو صحیح اور اگر دلیل قائم

نہ ہو تو تفسیر بالرائے کرنا حرام ہے :-

تأویل سے مراد :- ایک لفظ کے بہت سارے احتمالات

ہوں۔ ان میں سے ایک کو ترجیح دینا اللہ پر گواہ

ہوئے بغیر :-

تفسیر بالرائے :-

جو تفسیر اپنی خواہش سے کرنا اور بذات

خود سے تفسیر کرنا۔ اور قطعی مسئلے کا بدلنا واجب

ہو جائے۔ بہر حال دلیل اور قرینہ کے ذریعے تفسیر

کرنا درست ہے اور شرح میں معتبر ہے:۔

س۴ علوم خمسہ میں سے ہر ایک کی تعریف بیان کریں؟

جواب علوم خمسہ کے نام درج ذیل ہیں:۔

1۔ علم الأحکام 2۔ علم الجدل 3۔ علم التذکیر بآلاء اللہ

4۔ علم التذکیر بأیام اللہ 5۔ علم التذکیر بالموت وما بعدہ

علم الأحکام سے مراد:۔

علم الأحکام میں واجب اور مستحب اور

مباح اور مکروہ اور حرام کا بیان ہوگا چاہے یہ باتیں

عبادات سے تعلق رکھتے ہوں یا چاہے ان باتوں کا

تعلق معاملات سے ہو یا چاہے انکا تعلق فن تدبیر منزل

سے ہو یا چاہے انکا تعلق انتظام مملکت سے ہو۔
واجب و مستحب و مباح و مکروہ و حرام انکی تفصیل
فقہاء کے ذمہ کرم پر ہے۔

علم الجدل سے مراد :-
علم الجدل سے مراد ایسا جھگڑا ہے
جو چار گمراہ فرقوں سے ہو۔ یعنی یہود و نصاریٰ
و مشرکین و منافقین۔ اس علم کی تفصیل متکلمین
کے ذمہ پر ہے:-

الآء اللہ سے مراد :-
اس علم سے مراد آسمان اور زمین
کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور بندوں کی دلوں میں اُس
چیز کا الہام کرنا جس چیز کے بندے محتاج ہوں۔
اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو کامل بیان کرنا۔

أیامُ اللّٰہ سے مراد :-

اس علم سے مراد اُن واقعات کو بیان کرنا جنکو اللّٰہ سبحان نے بیان کیے ہیں چاہے وہ واقعات اطاعت گزار بندوں کی نعمتوں کے بارے میں ہوں چاہے وہ مجرمین کے عذاب کے بارے میں ہوں

علم التذکیر بالموت سے مراد :-

اس علم سے مراد حشر و نشر اور حساب اور میزان اور جنت اور دوزخ مراد ہے۔

س 5 "معاملات" اور "تدبیر منزل" اور "انتظام مملکت" سے کیا مراد ہے ؟

جواب معاملات سے مراد :-

وہ علم جس میں شہری زندگی میں تبادلہ اشیاء تعاون باہمی اور ذرائع معاش کو وجود میں لانے کی صورتوں سے بحث کی جاتی ہے :-

تدبیرِ منزل سے مراد:-
وہ علم جو ترقی یافتہ تمدن میں
خاندانی تعلقات کی نگہداشت سے بحث کرتا ہے۔

انتظامِ مملکت سے مراد:-
یہ وہ فن ہے جسمیں کسی ایک
شہر یا ایک ملک کے لوگوں کے درمیان ربط و تعلق
کو محفوظ رکھنے کے طریقوں سے بحث کی جاتی ہے۔

س۴ علومِ خمسہ کو پیش کرنے میں قرآن کریم کا اندازِ اسلوب
کیا رہا ہے؟

جواب علومِ خمسہ کا بیان عرب اولین کے اسلوب پر
واقع ہے۔ علومِ خمسہ کا بیان علماءِ متأخرین کے
طریقے پر نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر آیاتِ احکام
کو مختصراً بیان کرنا لازمی نہیں ہے جیسے کہ اہلِ متون

متنوں کو مختصراً بیان کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ

نے قرآن پاک میں غیر ضروری قواعد بیان کیے۔ جیسا

کہ اہل اصولین غیر ضروری قواعد بیان کرتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے آیات مخاصمہ کے اندر الزام خصم کو

مختار سمجھا ہے مشہور مسلمہ کے ذریعے اور خطابیہ نافع

کے ذریعے۔ اللہ تعالیٰ نے منطقیوں کے طریقے کے مطابق

خالص کو ردّی سے علیحدہ نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک

موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف منتقل ہونے میں رعایت

نہیں فرمائی۔ جیسے ادباءِ متاخرین رعایت کرتے ہیں۔ بلکہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر وہ بات ڈال دی جو اہم

تھی۔ اب چاہے وہ اہم بات کو پہلے ذکر کیا جائے وہ

اہم بات کو بعد میں ذکر کیا۔

مشہورات سے مراد :-

۱- جو لوگوں کی اکثریت میں مشہور ہو :-

جیسے :- الالٰہ واحد

۲- سارے لوگوں میں مشہور ہو :-

جیسے :- العدل حسن ، الظلم قبیح :-

۳- مخصوص جماعت میں جو مشہور ہو :-

جیسے :- الفاعل مرفوع :-

المسلمة سے مراد :-

وہ قضایا جو خصم کو تسلیم ہوں بغیر

اسکو تسلیم کرے یا نہ کرے :-

خطابیات النافعة سے مراد :-

اس سے مراد ایسی گفتگو ہے

جسمیں عقلی استدلال کا طریقہ خطاب اختیار کیا گیا ہو

Scanned by CamScanner

س 7 کیا ہر آیت کے نزول کا سبب جاننا ضروری ہے؟

جواب ہر آیت کے نزول کے سبب کو جاننا ضروری نہیں ہے۔

عام مفسرین نے آیت جدل اور احکام میں سے ہر آیت

کو قصے کی صورت میں ترتیب دی۔ اور مفسرین نے

گمان کیا کہ یہ قصہ اس آیت کے نزول کا سبب ہے۔

قصدِ اصلی تو یہ تھا کہ قرآن پاک کا نزول نفوسِ بشریت

کو سنوارنا تھا۔ اور عقائدِ باطلہ کو مٹانا تھا اور اعمالِ

فاسدہ کی نفی کرنا تھا

آیتِ جدل کا سبب :-
مکلفین کی دلوں میں جو

عقائدِ باطلہ پائے جاتے تھے۔ یہ آیتِ جدل کا

سبب تھا :-

آیتِ احکام کا سبب:۔

اعمالِ فاسدہ کا رائج ہونا

اور انکے اندر مظلوں کا شائع ہونا ان اسباب

کیوجہ سے آیت احکام نازل ہوئیں:۔

آیت تذکیر کا سبب:۔

تذکیر آلاء اللہ اور تذکیر ایام اللہ

اور موت وما بعدہ کی آیات کا سبب یہ تھا کہ

کفار و مشرکین کو باربار نصیحت کا درس سنانے کے باوجود

غفلت سے بیدار نہ ہوئے:۔

س 8 اللہ تعالیٰ اربع الضالہ سے مخاصمہ کو کسطرح بیان

فرماتا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ اس مخاصمہ کو "2" طریقوں پر بیان

فرماتا ہے۔ وہ اگلے صفحے پر درج ہیں:۔

اول طریقہ :۔

اللہ تعالیٰ اُنکے باطل عقائد کو اُنکی شناخت

پر نص کے ذریعے ذکر کرتا ہے :۔

ثانی طریقہ :۔

اللہ تعالیٰ نے اُنکے شبہات واھیہ کو بیان

کرتا ہے اور اُسکے حل کو ذکر فرماتا ہے برھان اور خطابیہ

ادلہ کے ذریعے :۔

س 9: مشرکین اپنے آپکو کیا کہلاتے تھے؟

جواب: مشرکین اپنے آپکو "حنفاء" کہلاتے تھے۔ اور سیدنا ابراھیم

علیہ السلام کے دین کا دعویٰ کرتے تھے۔ اور کہا جاتا ہے

کہ "حنیف" وہ ہے جو ملۃ ابراھیمیہ کے دین پر

چلے اور اس ملۃ کے شعار کو اپنائے :۔

س 10: ملت ابراھیم علیہ السلام کے شعائر کیا کیا تھے؟

جواب شعائر :۔

۱۔ بیت الحرام کا حج کرنا 2۔ نمازوں میں منہ قبلہ کیطرف کرنا 3۔ جنابت کی حالت میں غسل کرنا 4۔ ختنہ کروانا 5۔ اور تمام فطرتی خصلیتں

6۔ محرمات مہینوں کی تعظیم کرنا 7۔ مسجد الحرام کی تعظیم کرنا

8۔ محرماتِ النسبیہ والرضاعیہ کا حرام ہونا 9۔ حلق سے ذبح کرنا ۱۰۔ گردن کی چوٹی سے نحر کرنا ۱۱۔ ذبح اور نحر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔

خصال الفطرۃ سے مراد :۔

۱۔ مونچھوں کو کاٹنا 2۔ داڑھی کو پست کرنا 3۔ مسواک 4۔ ناک میں پانی چڑانا

5۔ ناخن کاٹنا 6۔ پورے جسم کو کاٹنا 7۔ استنجاء

8۔ بغلوں کے بال کاٹنا 9۔ زیرناف بال کاٹنا۔ 10۔ کلی کرنا۔

س ۱۱ ملت ابراھیم علیہ السلام کے شرائع کیا کیا تھے؟

جواب شرائع :-

1- وضو 2- نماز 3- روزہ طلوع الفجر سے لیکر غروب آفتاب تک 4- صدقہ یتیموں اور مسکینوں کو دینا 5- حج بیت اللہ کرنا 6- صلح رحمی اصل ملت میں شروع تھا 7- اور ان اعمال کی تعریف کرنا جو اعمال ان کے درمیان شائع تھے۔ لیکن جمھور مشرکین نے ان اعمال کو ترک کیا ایسا ترک کیا کہ گویا کہ وہ اعمال ان کی زندگی میں نہ تھے۔ 8- قتل کا حرام ہونا 9- چوری کا حرام ہونا 10- زنا کا حرام ہونا 11- سود کا حرام ہونا 12- غصب کا حرام ہونا 13- یہ افعال اُن کے ہاں باقی تھے۔ لیکن جمھور مشرکین ان کے مرتکب ہوئے اور نفسِ امارہ کی وہ اتباع کرتے تھے۔

س 12 ملتِ ابراھیم علیہ السلام کے عقائد کیا کیا تھے؟

جواب مشرکین کا عقیدہ تھا کہ صانع ذاتِ باری تعالیٰ کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ بڑے بڑے امور کو تدبیر کرنے والا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ رسولوں کو بھیجنے پر قادر ہے اور بندوں کو جزاء دینے پر قادر ہے جو وہ عمل کرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے امور کو انکے واقع ہونے سے پہلے انکو مقدر کر چکا۔ اور بیشک فرشتے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں۔ اور فرشتے تعظیم کے مستحق بھی ہیں۔ یہ عقائد مشرکین سے ثابت ہیں اور مشرکین کے اشعار بھی انکے عقائد پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن جمھور مشرکین کثیر شبھات میں واقع ہوئے۔

ان شبہات کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ

۱- وہ مذکورہ عقائد سے دور رہے۔ اور

۲- عقائد کے ادراک سے نہ ہونے کی وجہ سے (نا مانوس)

شبہات میں پڑے :-

س 13 مشرکین کی گمراہیاں تحریر کریں؟

جواب ضلال المشرکین :-

۱- شرک 2- تشبیہ 3- تحریف

4- جحود الآخرۃ 5- استبعاد رسالۃ النبی علیہ السلام

6- اعمالِ قبیحہ کا شائع ہونا 7- مظالم کا ان کے درمیان

شائع ہونا 8- غلط رسموں کو پیدا کرنا 9- عبادات کو مٹانا۔

س 14 شرک کی وضاحت قلم بند فرمائیے؟

جواب بیان الشرک :-

جو صفات اللہ تعالیٰ کیساتھ خاص ہیں۔ وہ

صفات اللہ تعالیٰ کے علاوہ کیلئے ثابت کرنا۔

مثال:۔ عالم میں اپنے ارادے سے تصرف کرنا

جسکو "کُن فَیَکُوْن" سے تعبیر کیا ہے۔

۲۔ علم الذاتی کو کسی کیلئے ثابت کرنا۔

تعریف العلم الذاتی:۔

جو حواس سے حاصل نہ ہو اور

نہ عقل سے حاصل ہو اور نہ سونے کی حالت میں

حاصل ہو اور نہ الحام کے ذریعے حاصل ہو۔

3۔ مریض کو شفاء دینا کسی اور کیلئے ثابت کرنا۔

۴۔ کسی کا کسی شخص پر لعنت کرنا۔ اور اس پر غضب ناک

ہونا یہاں تک کہ اس پر رزق تنگ کیا جائے اور

مریض ہو جائے یا اس غضب ناک کے سبب وہ بدبخت

ہو جائے۔

5- کسی شخص پر رحم کرنا یہاں تک کہ اُس پر رزق وسیع کیا جائے اور اُس کا بدن درست ہو جائے اور اس رحم کرنے کی وجہ وہ خوش بخت ہو جائے۔

س15: مشرکین کن باتوں کو کسی اور کیلئے ثابت نہیں کرتے تھے؟

جواب

1- جواہر کی خلقت کسی اور کیلئے ثابت نہیں کرتے تھے:-

2- امورِ عظام کی تدبیر بھی کسی اور کیلئے ثابت نہیں کرتے تھے:-

3- جس کام کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ دے اس کام کے نہ کرنے کی قدرت کسی اور کیلئے ثابت نہیں کرتے تھے:

مشرکین بعض کاموں میں شرک کرتے تھے بعض میں شرک نہیں کرتے تھے۔

مشرکین گمان کرتے تھے کہ جسطرح بادشاہ اپنے
خاص بندے ملک کے اردگرد بھیج دیتا ہے اور ان
کو بعض معاملات میں حکم نافذ کرنے کی اجازت
دے دی جاتی تھی۔ اور عوام کے معاملات میں خود
بادشاہ آگے نہیں ہوتا تھا بلکہ عوام کے معاملات
کیلئے وکیل بناتا تھا۔ اور بادشاہ ان وزیروں کی
شفارش قبول کرتا تھا جو ان کی خدمت کرتے تھے۔
اور ان وزیروں کی سختی اور رضا، کو دوسرے بندوں
میں نافذ کرتے تھے۔ اسی وجہ سے سجدہ کرنا ان
کیلئے جائز سمجھتے تھے۔ ذبح کرنا جائز سمجھتے تھے قسم
اٹھانا ان کیلئے جائز سمجھتے تھے
پھر وہ ان کی تصویر
کو بنانا شروع کی۔ پھر پوچھنا شروع کیا۔

س 16 "تشبیہ" کی وضاحت فرمائیے؟

جواب: بیان التشبیہ:۔
صفاتِ بشریت کو اللہ تعالیٰ کیلئے

ثابت کرتے تھے:۔

جیسے:۔ مشرکین کہتے تھے کہ بیشک فرشتے اللہ تعالیٰ

کی بیٹیاں ہیں۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی

شفاعت کو قبول فرماتا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ ان سے

راضی نہ:۔ جیسے بادشاہ کبھی کبھار اپنے وزراء کے

ساتھ کام کرتا ہے۔ اور جب مشرکین نے اللہ تعالیٰ

کے علم کے ادراک کی طاقت نہ رکھی اور نہ اللہ تعالیٰ

کے سننے اور دیکھنے کے ادراک کی طاقت نہ رکھی جیسے

اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ تو مشرکین نے علم اور سمع اور بصر

کی صفات کو اپنے علم اور اپنی سماعت اور اپنی

بصارت پر قیاس کیا۔ پس مشرکین نے اللہ تعالیٰ کیلئے

جسم ثابت کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کیلئے مکان ثابت

کیا:۔

س 17 "تحریف" کی وضاحت رقم طراز کریں؟

جواب بیان التحریف:۔
حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی

اولاد اپنے دادا یعنی: حضرت سیدنا ابراھیم علیہ السلام

کی شریعت پر تھی۔ یہاں تک کہ "عمرو بن لحی"

کا زمانہ آیا۔ اور اس نے ان کی اولاد کیلئے بتوں

کو بنایا اور بتوں کی عبادت ان کی اولاد کیلئے مشروع

کی۔ اور بتوں کیلئے بحائر اور سوائب اور حامی وغیرہ

جائز کرنا۔ اور یہ سرکار علیہ السلام کی 300 بعثت سے

تھا۔ مشرکین نے یہ تمسک اپنے باپ دادا کے آثار سے

لیا ہے۔ اور ان تمسوکات کو دلیلِ قطعی جانتے تھے۔

س 18 "جمود الآخرۃ" کی وضاحت لکھیے؟

جواب۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام نے حشر اور نشر کو بیان کیا

لیکن اتنی وضاحت نہیں بیان کی جتنی وضاحت قرآن عظیم

میں ہے۔ اور اسی وجہ سے جمہور مشرکین اس کے منکر

ہوئے۔ اور اسکے وقوع سے دور ہو گئے۔

س 19 "استبعاد رسالۃ النبی علیہ السلام" کی وضاحت کریں؟

جواب۔ مشرکین یہ جماعت حضرت سیدنا ابراھیم اور اسماعیل

علیہما السلام کی نبوت کا اعتراف کرتے تھے۔ بلکہ یہ

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اعتراف

کرتے تھے۔ لیکن یہ جماعت صفاتِ بشریۃ جو کہ
انبیاء علیھم السلام کے کامل حُسن کیلئے حجاب کیلئے
تھیں۔ صفاتِ بشریۃ کیوجہ سے شک میں پڑے
اسی وجہ سے مشرکین اللہ تعالیٰ کے کاموں کی تدبیر
کو نہ جان سکے جو انبیاء کے بعثت کا تقاضا
کرتے تھے۔ مشرکین کے اعتقاد کے مطابق رسول
یہ فرشتے کی مثل ہونا چاہیے۔ پس مشرکین ایسی
باتیں بناتے تھے۔ شبہات واھیہ کی وجہ سے
جو سُنی ہوئی نہ تھیں۔ پس مشرکین کہتے تھے
کہ کیسے نبی طعام اور مشروب کیطرف محتاج ہوتا
ہے؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو رسول بنا کر
نہ بھیجا؟ اور اللہ تعالیٰ ہر ایک کیطرف وحی کیوں
بھیجی؟

"مشابھ و نمونہ و مثل و طریقہ و عادت"

س 20 "نموذج المشرکین" کی وضاحت کریں؟

جواب نموذج المشرکین:-

اگر تو مشرکین کی حالت سے ناواقف ہے اور مشرکین کے عقائد اور اعمال سے بھی ناواقف ہے۔ تو تو ہمارے زمانے کے "محترفین" کی حالت کیطرف نظر کرو۔ خاص طور پر انکی طرف نظر کرو جو دار الاسلام کے اطراف میں رہنے والے ہیں۔ انکا "ولایۃ" کے بارے میں کیا خیال ہے؟

بیشک محترفین یہ اعتراف کرتے تھے کہ ولایت اولیاء متقدمین کو حاصل تھی۔ ولایت کا وجود اس زمانے میں دیکھنا محال ہے۔ اور محترفین قبور کو جاتے تھے اور قبور کو آستانہ بناتے تھے۔ اور محترفین مختلف قسموں کا

شرک کرتے تھے۔

پس کیسے "محترفین" کیطرف

"تشبیہ" و "تحریف" جاری ہوتا۔ اور ہم صحیح

حدیث کے بعض طبقات کو دیکھتے ہیں۔

"لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ"

بیشک بلاء لوں ہیں

سے کوئی بلاء نہیں ہے سوائے ہمارے زمانے میں سے

ایک گروہ جو ان چیزوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور

ان کی مثل کا اعتقاد رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب

کو عافات سے معافی دے :-

پس اللہ تعالیٰ

نے سرکار علیہ السلام کو اپنے فضل اور اپنی رحمت

سے عرب میں نبی بناکر مبعوث فرمایا۔

Scanned by CamScanner

اور سرکار علیہ السلام کو ملتِ حنفیہ قائم رکھنے

کا حکم دیا۔ اور ان سے جھگڑنے کا حکم دیا قرآن

عظیم کے بارے میں :- اور انکو دلیل دے جو
رسلم

ملتِ ابراھیم میں باقی ہے :-

س 2 مشرکین کے شرک کا رد تحریر کریں؟

جواب "شرک" کا رد "4" طریقوں سے کیا گیا ہے :-

پہلا طریقہ :-

جس چیز کا مشرکین گمان کرتے تھے اس

بات پر ان سے دلیل مانگنا اور مشرکین جو اپنے باپ

دادا کے طریقے پر چلتے تھے اس تمسک کو توڑنا۔

دلیل :-

قولہ تعالیٰ :- قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

صَادِقِيْنَ :- (سورۃ النحل)

دوسرا طریقہ:-
ہندوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان
عدم تساوی کو ثابت کرنا۔

دلیل:-
"أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ"
{"سورۃ الاعراف"}

اور اللہ تعالیٰ غایۃ تعظیم کا مستحق ہے اس بات
کو اللہ تعالیٰ کیلئے خاص کرنا:-

دلیل:-
وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ
إِلَٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ:- {"سورۃ الزخرف"}

تیسرا طریقہ:-
انبیاء علیہم السلام کا اس مسئلے پر اجماع
ہونا:-

دلیل:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ :۔ {سورۃ الانبیاء}

چوتھا طریقہ:۔

بتوں کی برائی کو بیان کرنا اور بیشک بت تو پتھر ہیں۔ یہ کیسے انسان کے مرتبے کو پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہ بت پھر اللہ تعالیٰ کے مرتبے تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ یہ اُن کیلئے ہے جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔

دلیل:۔

وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا۔

{سورۃ النساء}

س 22: مشرکین کے "عقیدہ تشبیہ" کا رد فرمائیے؟

جواب

مشرکین جس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ دعویٰ کی دلیل طلب کرنا۔ اور مشرکین کے باپ دادا کے تمسک کو توڑ دینا:۔

دلیل:۔
أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ :۔ (سورۃ الصفات)

دوسرا طریقہ:۔
بچے اور باپ برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔ تو بُت اور ذاتِ باری تعالیٰ کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

دلیل:
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ :۔
(سورۃ الانبیاء)

تیسرا طریقہ:۔
اللہ تعالیٰ کی طرف اُس چیز کی نسبت کرنا جو مشرکین کے نزدیک وہ مکروہ و مذموم تھی:۔

دلیل:۔
أَمْ لِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ :۔ (سورۃ الصفات)

س 23 "متوھمات شعریہ" سے کیا مراد ہے؟

جواب متوھمات شعریہ:-

امور عقلیہ سے تعلق رکھنے والی وہ

خیالی قضیے جو وہم کے فیصلے سے وجود میں آتے ہیں

اور انسانی طبیعتوں میں رغبت یا نفرت پیدا کرتے ہیں:-

س 24 مشرکین کے "عقیدہ تحریف" کا رد لکھئے؟

جواب پہلا طریقہ:-

وہ باتیں ملتِ حنیفیہ کے ائمہ

سے منقول نہیں ہے:-

مثلاً:-

جانوروں کی حلت و حرمت میں تحریف:-

قولہ تعالیٰ:-

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ

مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ:- (سورۃ الانعام)

دوسرا طریقہ:-

یہ سب کی سب باتیں من گھڑت اور

بدعت ہیں۔ جو معصومیت سے نہیں ہیں:-

Scanned by CamScanner

مثلاً :-

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ :-

(سورۃ المائدۃ)

ان کے اندر تحریف کرتے ہیں :-

س 25 "استبعاد الحشر والنشر" کے عقیدے کا رد کریں؟

جواب پہلا طریقہ :-

قیاس کرتے ہوئے کہ بھجر زمین کا آباد

ہونا، رات دن کا آنا جانا، مرنے کے بعد اٹھنا

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو شامل ہے، اور کسی

چیز کو اسکی سابقہ حالت پر واپس کرنے کا امکان۔

دوسرا طریقہ :-

کتب سماویہ میں حشر و نشر کا بیان

موجود تھا۔ تو یہ قطعاً اجماع ہے۔

س 26 "منکری الرسالۃ" کا رد لکھئے؟

جواب پہلا طریقہ :-

سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی

رسالۃ دی گئی ہے۔

مثلاً :-

قوله تعالیٰ :- وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ :-

(سورة یوسف 109)

دوسرا طریقہ :-

رسالۃ کو استبعاد جاننے کو دور کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رسالۃ سے مراد "وحی" ہے :-

کما قال تعالیٰ :- قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ :- حٰم السجدۃ

تیسرا طریقہ :-

بیان أن عدم ظهور المعجزات وعدم موافقة الله تعالى إياهم في تعيين شخص يشوخون رسالته وعدم إرسال الله تعالى الملائكة رسلاً :-

س 27 یہودی کس پر ایمان لاتے تھے اور یہودیوں کی گمراہیاں تحریر کریں؟

جواب۔ یہودی توریت پر ایمان لاتے تھے۔ انکی گمراہیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ تحریف احکام التوراۃ ۲۔ کتمان آیات

۳۔ افتراء ۴۔ تقصیر فی تنفیذ احکامھا

۵۔ یہودیوں کا اپنے دین کی وجہ سے شدید تعصب کرنا۔

۶۔ سرکار علیہ السلام کی رسالۃ کا انکار کرنا اور برا بھلا کہنا اور طعن کرنا۔ ۷۔ یہودیوں کا بخل اور حرص وغیرہ وغیرہ برائیوں میں مبتلاء ہونا:۔

س 28 تحریف کی کتنی قسمیں اور کون کونسی ہیں؟

جواب۔ تحریف کی "2" قسمیں ہیں:۔

۱۔ تحریف لفظی ۲۔ تحریف معنوی

عندالفقیر:۔

یہودیوں کی تحریف لفظی ہے۔

یہودی توریت کے ترجمے اور امثال میں تحریف

کرتے تھے۔ اصل توریت میں تحریف نہیں کرتے تھے۔

یہی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے۔

تحریف المعنوی:۔

سینہ زوری کی بناء پر تاویلیں نکالنا

فاسد ہیں۔ اور سواء السبیل سے انحراف کرنا فاسد ہے۔

امثلۃ التحریف المعنوی:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فاسق و کافر کے

درمیان فرق بیان کر دیا۔ اور کافر کیلئے ہمیشہ آگ و

الیم عذاب ہے۔ فاسق یہ انبیاء علیہم السلام کی شفاعت

سے آگ سے نکلے گے۔ پس یہ توریت میں یہودیوں

کیلئے ثابت ہے۔ اور انجیل میں نصریٰ کیلئے ہے۔

قرآن پاک مسلمانوں کیلئے ہے۔ اللہ اور آخرت

کے دن پر ایمان لانا۔ علم الاحکام پر عمل کرنا۔ نواہیات

سے اجتناب کرنا۔

۲۔ ہر ملت کیلئے وہ احکام بیان کیے جو ان کے

مناسب تھے زمانے کے اعتبار سے۔ حکم کو ختم کر

دیا۔ عمل کو دوام کیا:۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو شرف بخشا۔ اور انکی

اتباع کرنے والوں کو شرف بخشا۔ مقرب و محبوب

کے وصف کیساتھ۔ انکو موصوف کیا اُن لوگوں

کیلئے جو ملت کا انکار کرتے ہیں۔ گمراہی کے

سبب سے :۔

کتمان آیات :-

بیشک وہ بعض احکام اور آیاتوں

کو چھپاتے تھے۔ جاہ شریف پر محافظ کیلئے :-

یا منصب عزیز کو طلب کرنا۔ تاکہ عوام ان کے

اعتقاد پر مطلع نہ ہو۔ اور ان آیات کے عمل

کے ترک کرنے پر ملامت نہ کیا جائے۔

امثلہ :- ۱۔ رجم زانی کا حکم تورات میں واضح ہے۔

اور کوڑے باقی ہیں :-

۲۔ بیشک یہ آیتیں بشارت ہیں۔ ھاجرہ کی

اولاد میں نبی کا بعثت کا اور اسماعیل علیہما السلام۔

بیان الافتراء :- افتراء کے اسباب :-

۱۔ گہری نظر ڈالنا اور عبادت کرنا انکے احبار

اور رھبان کی۔

۲- کسی حکم شرعی کو خلاف حکمت و مصلحت سمجھ کر بدل دینا:-

۳- بے بنیاد اجتہادوں کو رواج دینا:-

یہ سمجھتے کہ ان کے اکابر کا اجماع قطعی دلائل میں ہے۔

سبب التساھل وارتکاب المناھی:-

تساھل کرنا شریعت کے احکام کو نافذ کرنے میں:- اور بخل و حرص کا ارتکاب کرنا۔ یہ نفس امارہ کے مقتضی ہے اکثر لوگ غالب ہیں۔ مگر جیسے اللہ چاہیے:-

ان النفس لأمارۃ بالسوء الا ما رحم ربی:

ان بد اعمالیوں کو صحیح کرنے کی کوشش تھے شریعت کی شکل میں:-

استبعاد رسالت کے اسباب:۔

۱۔ انبیاء کے عادات کا

مختلف ہونا:۔ تنزو ح کے اکثر واقل کے احوال کا

مختلف ہونا:۔

۲۔ ان کی شریعتوں کا مختلف ہونا۔

۳۔ اللہ تعالی کا سنت مختلف ہونا۔ انبیاء کے معاملے

میں:۔

۴۔ نبی علیہ السلام کو بنی اسماعیل میں سے بعثت کرنا۔
جمہور انبیاء کو بنی اسرائیل میں سے بعثت کرنا۔
۵۔ ان اسباب کی امثال:۔
یہودیوں کا نمونہ:۔
علماء سوء وہ دنیا کو طلب کرتے تھے۔
اور وہ نفوس و سنۃ سے گریز کرتے تھے۔ اور وہ
عالم تعمق و تشدد کو پسند کرنا۔ اور وہ کلام شارع سے اعراض
کرتے تھے۔ اور فاسدہ تاویلات کرنا:۔
(ذکر النصاری)
عقیدہ تثلیث:۔
نصاری وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو

ایمان لاتے تھے ۔ گمراہی :- بیشک وہ گمان کرتے تھے کہ
اللہ تعالیٰ کے 3 متغایر اجزاء ہیں۔ بعض صورتوں میں
مختلف اور بعض صورتوں میں متحد :- اور اقانیم
"اقانیم الثلاثہ" دیتے تھے :-
۱- باپ ۲- بیٹا ۳- روح القدس
وہ اعتقاد رکھتے تھے۔ بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام
یہ انسانی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔

تمت بالخیر